

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے یکم دسمبر ۱۹۱۶ء | نمبر ۴۸

گلدستہ اخبار

میوزیکل ایونجیلزم یعنی موسیقی کے ذریعہ بشارت انجیل دینے کا طریق ہر دلعزیز ہو رہا ہے اور ہندوؤں کو بشارت دینے کا عمدہ ترین طریق ثابت ہوا ہے۔

سر رابرٹ سپنسر صاحب کہتے ہیں کہ یورپ کی تمام فوجوں کے لاکھوں آدمی اور دنیا کی ساری دولت جس کے ساتھ خدا نہ ہو اس آدمی کے برابر نہیں ہو سکتی جس کے ساتھ خدا ہو گو ایک پیسہ بھی اُس کے پاس نہ ہو۔ بالکل درست۔

پنجاب سٹوڈنٹ کے ساتویں کیمپ کا ۱۴ سے ۲۰ نومبر تک بیاس میں قیام رہا۔ اس کیمپ میں دہلی کے سینٹ سٹیفنس کالج لاہور کے فورمن کرسچن کالج اور راولپنڈی کے گارڈن مشن کالج کے مسیحی طلبا دعا اور مراقبہ میں مستغرق رہے۔

ایک درجن کے قریب غیر مسیحی تقریر کنندگان اور کالجوں کے دیگر پروفیسران کی حاضری بھی رہی۔ اس کیمپ سے عملی نتائج کی توقع بکثرت کیجاتی ہے۔

روس نے خلیج بالٹیقا کو جرمن برباد کن کشتیوں سے بالکل صاف کر لیا ہے۔

قیصر جرمن نے اپنے بیٹوں کو فوجی خدمات سے الگ کر لیا ہے۔ وہ اس خدمت میں ناقابل ثابت ہوئے جرمن کا ولیعہد فوجی خدمات سے علیحدہ ہو کر اب پوٹسڈم میں ادبی مطالعہ میں مشغول ہے۔

یونان کی شاہی محفوظ فوج میں دس ہزار سپاہی ہیں اتحادیوں نے اُنہیں ہتھیار ڈالدینے کا الٹیمیٹم دیدیا ہے۔

اخبار ٹائمز کو معلوم ہوا ہے کہ شہنشاہ فرانس جوزف کی بوڈاپیسٹ میں بہت جلد بطور شاہ ہنگری اور سلطنت کروشیا۔ سلاو ونیا اور ڈلمیشیا تاجپوشی ہونے والی ہے۔

ایک جرمنی اخبار راوی ہے کہ ۲ ہزار فرانسیسی پناہ گیر از سر نو اپنے وطن پر بسائے جا رہے ہیں کیونکہ تکالیف اُن کے جرمن میں رہنے کی مانع ہے۔

نیوزیلینڈ کا جنگی خرچ دس لاکھ پونڈ ماہواری ہے۔

جرمن میں ۲۱۳ آدمیوں پیچھے ایک شخص یونیورسٹی میں متحدہ امریکہ میں دو ہزار پیچھے ایک۔ مرو اور انگلستان میں پانچ ہزار پیچھے ایک شخص کالج میں تعلیم پاتا ہے۔

روس کی ۱۶ کروڑ ۲۰ لاکھ کی آبادی ہے اور ہر سال بلا کسی کشمکش کے ۲۰ لاکھ سپاہی خود بخود سالانہ بھرتی ہو سکتے ہیں۔

آئیسلینڈ میں نہ کوئی جیلخانہ ہے نہ اصلاح خانہ ہے۔ صرف ایک پولیس مین ہے۔

یہاں پر تمام باشندگان قطعی پرہیزگار ہیں۔ شراب کو اپنے ملک میں آنے نہیں دیتے اس جزیرہ میں کوئی ناخواندہ آدمی بھی نہیں ہے۔

تار برقیات

۲۷ نومبر "ڈیلی ٹیلی گراف" کا سپانڈنٹ مقیم رومہ مظہر ہے کہ مغربی ولیشیا میں رومانوی فوجیں سب بچ گئی ہیں۔ ماسوائے اُن پلٹنوں کے جو اس وقت نہایت دلیرانہ جگر فگار جنگ کر رہی ہیں

ایک روسی بے تار کی خبر پیٹروگراڈ سے ایک خبر کا اقتباس کرتے ہوئے راوی ہے۔ کہ رومانوی فوجوں نے انتہائے دلیری سے جنگ کرتے ہوئے ہاتھوں ہاتھ من وتن اشیاء خوردنی کو برباد کرنے کے بعد اپنے آپ کو محفوظ کر لیا۔

صوفیہ کی ایک سرکاری خبر سے ظاہر ہے کہ زمنتزا میں اناج کا بڑا بھاری ذخیرہ پایا گیا تھا

سنٹرل نیوز ایجنسی کا ایک نامہ نگار مقیمی اسٹاکہوم کہتا ہے کہ جرمن کارسپانڈنٹ تسلیم کرتے ہیں کہ رومانی فوجیں کرایووا سے تمام جنگی سامان لے گئی تھیں

لنڈن ۲۷ نومبر۔ ایک جرمنی اخبار کے لیڈر میں مرقوم ہے کہ رائخسٹاگ (جرمن پارلیمنٹ) ترمیم سوشیالسٹ سپاہیوں کی نقل وحرکت پر اعتراض کرینگے۔ بغرض طلب سپاہیوں اور اُن کی بیویوں کو فوجی نرخ میں اضافہ کیا جائے اور اسی کے حساب سے اُن کو الاونس ملے اور کہ اگر سپاہیوں کی بیویوں کو بہ نظر کفایت شعاری کارخانوں میں مجبوراً داخل کئے جانے کی تجویز پر عملدرآمد کیا جائے اور اُن کے بچوں کے لئے کوئی انتظام نہ کیا جائے تو بالضرور مستورات بلوہ کرینگی۔

۲۷ نومبر لنڈن۔ اسٹرڈم۔ بہ سبب اسکے کہ جو خوراک بلجیم کے لئے جاتی تھی اُس کو جرمنی کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ بلجیم کے کسٹم افیسروں اور سیوبلینیوں نے سرحد پر ٹرینوں کی تلاشی لی اور تمام سور اور سور کے گوشت وغیرہ ضبط کر لیا جرمنوں نے پھندوں اور جالیوں کے پرے دوسری جانب بلجیموں پر پتھر برسائے۔ جرمن سنتریوں نے مداخلت کی۔ آمیزش کرنے والوں میں سے ایک شخص قتل ہو گیا اور بہت سے بلجیمی زخمی ہوئے

۲۷ نومبر لنڈن۔ سرویوں نے بلغاریوں کے ایک بالمقابل حملہ کو قریبہ محاذ پر پسپا کر دیا۔ اور جس میں بلغاریوں کا سخت نقصان ہوا۔ مونا ستر کے شمال میں دونوں جانب سے سخت گولہ باری ہو رہی ہے۔

اطالوی فوجیں ویہود کے پہاڑی علاقہ میں میرہ سے برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔

لنڈن ۲۷ نومبر۔ سرویوں کا سرکاری بیان ہے کہ سرویوں اور فرانسیسیوں نے پہاڑی نمبر ۱۰۵۰ پر بڑھ کے اُس پر قبضہ کر لیا۔ یہ مقام فوجی نقطۂ خیال سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ جو جرمنی فوج اس پہاڑی کی محافظت کر رہی تھی۔ اُس کو حکم تھا کہ ہر قسم کا نقصان بھی برداشت کر کے اس پہاڑی کی محافظت کرتے رہنا چاہیے اندھا دھند کئی بالمقابل حملے بھی کئے گئے مگر سب کے سب پسپا کر دیئے گئے۔

ایک اطالوی مقدونی مراسلہ مظہر ہے کہ ہماری فوجیں دشمن کے سخت مقابلوں کا قلع قمع کر رہی ہیں۔ ہم نے پیزوپل کے جنوب مغرب میں وو بلندیاں سر کر لی ہیں۔

لنڈن ۲۷ نومبر۔ رومانوی مراسلہ کا بیان ہے کہ ہم الط اور ٹارپولس سے قدرے مشرق کی جانب پیچھے کو ہٹ گئے ہیں۔ سمار دیکیا سا کی سمت میں سخت لڑائیاں ہو رہی ہیں۔

ایک روسی مراسلہ سے معلوم ہوا ہے کہ رجعت کرتے ہوئے رومانوی دستے مغربی ولیشیا میں دشمن کی پیشقدمی کا مقابلہ کرنے میں اس ملک کی طبعی ترکیبات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں دشمن نے مقام زمنتزا پر دریائے ڈینوب سے عبور کرنے کے بعد ولیشی اور روسندیر وادی کے درمیان دریائے واڈ کے موچوں پر قبضہ کر لیا۔

نادر موقع

چک نمبر ۱۴۵ کے مسیحیوں کی جانب سے اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم لوگ مختلف جگہوں سے آکر ضلع منٹگمری چک نمبر ۱۴۵ اور ۱۴۶ میں معرفت پادری ڈبلیو ایچ سکالوی اور پادری مسٹر گہنا مل صاحبان کی کوشش سے کچی یا عارضی کاشت پر یہاں آباد ہوئے ہیں۔ اب ہماری میعاد بہت جلد ختم ہونیوالی ہے۔ ان مربعوں کے نیلام کے کاغذ دفتر آبادی منٹگمری میں مسٹر جوزف مہتمم صاحب آبادی کے پاس پہونچ گئے ہیں جو مسیحی صاحبان زمین خریدنا چاہتے ہیں وہ بہت جلد اپنا نام اور پتہ صاف صاف لکھکر یا تو مسٹر گہنا مل کارندہ پادری ڈبلیو ایچ سکالوی صاحب یا مسٹر جوزف صاحب مہتمم صاحب دفتر آبادی منٹگمری کے پاس معہ درخواست کے بھیجدیں۔ شرح نیلام وغیرہ وہ صاحب مفصل بتا دینگے۔ تاریخ نیلام ۱۶ دسمبر ۱۹۱۶ء ہے۔ فرداً فرداً یا کمپنی بنکر خرید سکتے ہیں۔ زمین کے دیگر حالات سے واقف ہونے کے لئے مسٹر گہنا مل صاحب کارندہ مذکورہ بالا سے دریافت کر سکتے ہیں آوندہ کا





ایڈیٹوریل نوٹس

یوگا ابھیاس یا مراقبہ

یوگا ابھیاس یا مراقبہ یا دعا میں ساری رات گذار دینا یا کم از کم نصف گھنٹہ ہی صرف کرنا روحانی زندگی اور عملیات کی جان ہے جو لوگ خدا اور انسان ہر دو سے محبت کرتے ہیں یوگا ابھیاس ان کی روحانی زندگی کا ایک لازمی اور نہایت مفید جزو اعظم ہے۔

یوگا ابھیاس یا مراقبہ کا اصل مدعا تو قربِ الٰہی کو حاصل کرنا۔ سچائی (حق) کو پا لینا۔ عرفان الٰہی کی تحصیل اور الٰہی زندگی کو اپنی زندگی بنا لینا ہے۔ دیدار الٰہی اور شراکت مقدسین حاصل کرنا ہے۔ جب آدمی عام دنیاوی اور عیش و عشرت والی زندگی سے بڑھ کر اعلیٰ اور پاک اور نور کی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے۔ اور جب ان امور کے بارے میں اس کا اشتیاق غایت درجہ بڑھ جاتا ہے تو وہ دنیا سے علیحدگی اور دنیاوی باتوں سے کنارہ کشی کر کے قربت الٰہی اور تنہائی پسند کرنے لگتا ہے۔ اور اپنے دل کو اور خیال کو عین خدا پر اور ان مطلوبات پر لگا دیتا ہے۔ پس مراقبہ کیا ہے؟ آدمی کا اپنے اشتیاق اور شئے مطلوب (قربت الٰہی) کے خیال کو ہمہ مرکز کر دینے کا نام مراقبہ ہے۔ جب تک کہ سخت اشتیاق قربت الٰہی اور پاک زندگی اور حقیقی عرفان کا آدمی کے اندر نہ ہو تب تک مراقبہ محال ہے۔ مراقبہ میں انسان کے قول و فعل اور خیال ہر سہ کا اتحاد ہوتا ہے۔ اور جوں جوں وہ اس اتحاد میں بڑھتا جاتا ہے توں توں وہ ہر حالت میں جس میں کہ وہ ہوتا ہے۔ اپنی زندگی کے فرائض کو پورا کرنے کے حسب حال بنتا جاتا ہے وہ روز مرہ روحانی طور پر زور آور، مقدس، سنجیدہ اور دانا بنتا جاتا ہے۔ اس کی باطنی آنکھ کھلتی جاتی ہے اور دیدار الٰہی اور مقدسوں کی رفاقت حاصل کر لیتا ہے۔

یوگا ابھیاس یا مراقبہ کا وقت اور مقام۔

واعظ (حضرت مسیح واعظ نہیں بلکہ شاہ یروشلم داؤد کا بیٹا واعظ) کہتا ہے۔ کہ ہر چیز کا ایک موسم ہے اور ہر کام کا جو آسمان کے نیچے ہوتا ہے۔ ایک وقت ہے۔ جو کام بے وقت کیا جائے وہ کبھی بارآور نہیں ہوتا۔ مراقبہ اور یوگا ابھیاس کا بھی ایک خاص وقت اور مقام اور وضع ہے جن بزرگوں نے مراقبہ کیا ہے انہوں نے معین اوقات اور مقام پر ہی عمل کیا ہے۔ خداوند مسیح جیسا اور باتوں میں ویسا ہی دھیان اور مراقبہ میں بھی ہمارا نمونہ ہے۔ وہ اپنی خلوتی دعاؤں یا یہ الفاظ ہندی یوگا ابھیاس کے لئے ہمیشہ جنگل یا پہاڑ یا ویرانہ مقام پسند کیا کرتا تھا علیحدگی میں جا کر باپ سے وصل حاصل کیا کرتا تھا۔ عیش و طرب یا دنیاوی مشاغل کے مقامات سے بالکل اجتناب کیا کرتا تھا۔ مکلّف یا آراستہ مکان کبھی اس کو اچھا معلوم ہوا کرتا تھا۔ عمدہ اور نرم نرم بستر پر وہ دھیان نہیں لگایا کرتا تھا اگرچہ وہ ہمیشہ رات و دن باپ کے دھیان میں مستغرق رہتا تھا) تو بھی خصوصیت کے ساتھ وہ رات کے وقت علی الصبح دعا کیا کرتا تھا بلکہ ساری رات دعا میں صرف کیا کرتا تھا۔ صبح ہی دن نکلنے سے پہلے وہ اٹھ کر نکلا اور ایک ویران جگہ میں گیا۔ اور وہاں دعا مانگی۔" (مرقس ۱: ۳۵) وہ جنگلوں میں الگ جا کر دعا مانگا کرتا تھا۔ (لوقا ۵: ۱۶) شام کے وقت بھی وہ مراقبہ میں جایا کرتا تھا۔ مگر جنگل یا پہاڑ پر لوگوں کو رخصت کر کے علیحدہ دعا مانگنے کے لئے پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اور جب شام ہوئی تو وہاں اکیلا تھا۔ (متی ۱۴: ۲۳) اس آیت پر بھی غور کرو "پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ گھر کا مالک کب آئیگا شام کو یا آدھی رات کو یا مرغ کے بانگ دیتے وقت یا صبح کو" (مرقس ۱۳: ۳۵) ان اور دیگر بیانات سے ہم یہ باتیں سیکھتے ہیں کہ مراقبہ کرنا یا دھیان لگانا وغیرہ کے اوقات و مقامات یہ ہیں (۱) ویران یا بالکل علیحدہ جگہ (۲) نیم شام یا صبح کے چار پانچ بجے کے درمیان یا ساری رات یا کم از کم نصف گھنٹہ تک ہر روز صبح شام (۳) ایسی جگہ جہاں آرائش وغیرہ کچھ نہ ہو۔ نرم بستر پر نہیں بلکہ مسیح کی طرح سخت جگہ پر (۴) کھانا کھانے سے پہلے یا جب کھانا خوب ہضم ہو جائے۔ حوائج ضروریہ کے استفراغ کے بعد۔ سادہ مگر نفیس لباس پہن کر ہو کر غسل کر کے (۵) کسی خاص بات کو من میں دھار کر بائبل کی کسی خاص آیت یا فقرہ کا جاپ کرے۔ ہر قسم کے غیر مطلوب خیال کو اپنے دل میں آنے دے۔ اور جب کبھی ایسے مخل خیالات دل میں آئیں تو خداوند یسوع مسیح کے اس فقرہ سے کہ "اے شیطان دور ہو" اُن کو فوراً ہٹا دے۔ تب دیکھے کہ کیا کرشمے نظر آتے ہیں اور کیا اسرار کھلتے ہیں۔

یونائیٹڈ پریسبٹیرین مشن کی ساٹھ سالہ رپورٹ

یہ مشن پنجاب میں سب سے پہلے ۱۸۵۵ء میں سیالکوٹ میں قائم ہوئی اور ۱۹۱۵ء میں اس کی عمر کے ساٹھ سال پورے ہو گئے۔ اس کلیسیا کے بانی بنیاد ڈالنے والے پادری اور مسز اینڈریو گارڈن تھے۔ سب سے پہلی پریسبٹری سیالکوٹ میں ۱۸ دسمبر ۱۸۵۶ء میں قائم ہوئی تھی جس میں صرف پانچ ممبران شامل تھے۔ مگر اب اس پریسبٹری کا کل رقبہ ۲۲۴۲۳۳ مربع میل ہے۔ جس کی

کل آبادی ۳۰،۹۵،۳۲۴۵ ہے جس میں ۴۹ فیصدی مسلمان ہیں اور ۴۸ فیصدی ہندو اور سکھ ہیں۔ اور ۳ فیصدی خاکروب قوم ۱۹۱۵ء میں اس کلیسیا کے متعلق ۵۸۲۸۷ مسیحی لوگوں کا شمار تھا۔ یعنی کل آبادی کے پیچھے فیصدی ایک مسیحی۔ یہ اس مشن کی ساٹھ سالہ کی محنت کا نتیجہ ہے۔ یکم جنوری ۱۹۰۷ء کو اس مشن کے متعلق ۴۷ مشنری تھے۔ ۱۹۱۶ء میں ۹۰ کی تعداد ہوگئی یعنی ۹ سال میں ۴۳ مشنری زیادہ ہوگئے۔ راولپنڈی، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، اینگلو ورنیکلر ہائی سکول ہیں اور دھاریوال، جہلم، سنگھوئی اور پٹھانکوٹ میں مڈل سکول ہیں۔ جن میں ۴۳۲۵ طلبا تعلیم پاتے ہیں۔ ان میں سے صرف ۱۴۴۱ مسیحی طلبا ہیں ۱۹۱۵ء میں ان مدرسوں پر ۶۹۱۵ ڈالر یعنی ۱۵۵۰۱ روپیہ خرچ ہوا ۴۲ کلیسیائیں ہیں۔ ان میں سے ۳۴ سلف سپورٹ ہیں اور ۳۳ ہی ہندوستانی پاسٹر ہیں ۱۹۱۵ء میں ہر قسم کے کلیسیائی کاموں کے لئے ۵۲۱۸ ڈالر چندہ ہوا۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ گورداسپور۔ راولپنڈی۔ شیخوپورہ اور سرگودھا یہ چھ پریسبٹریاں اور ایک پنجاب سنوڈ ہے۔ ذیل کے نقشے سے اس کلیسیا کی ترقی ظاہر ہو جاتی ہے ؎

۱۸۵۵ء سے ۱۸۶۵ء تک ۲۵۰ مسیحی
۱۸۶۵ء ” ۱۸۸۵ء ” ۳۲۵۰ ”
۱۸۸۵ء ” ۱۸۹۵ء ” ۶۰۰۰ ”
۱۸۹۵ء ” ۱۹۰۵ء ” ۸۶۱۲ ”
۱۹۰۵ء ” ۱۹۱۵ء ” ۴۰۰۷۵ ”
میزان کل ۳۱ دسمبر ۱۹۱۵ء پر ۵۸۲۸۷

یہ ترقی نہایت تسلی بخش اور پر توقع ہے گو ابھی آبادی کے سامنے یہ ترقی بہت کم ہے لیکن ساتھ ہی اس کے اس مشن نے جو کام کیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ یہ ان کی ساٹھ سالہ محنت اور زبکا اور سب سے اوپر خداوند کی روح کے کام کا نہایت ہی بہا ثمرہ ہے۔ کہ آج تک اس قدر لوگ مسیحی برکات سے فیضیاب ہوگئے۔ اور تاریکی میں نور چمک رہا ہے لیکن ابھی تک بہت ایسے ہیں جنہوں نے نور کو دیکھا تو ہے مگر ابھی تک اس کے پاس نہیں آئے۔ اور بہت ایسے ہیں جنہوں نے نور کو ابھی تک دیکھا بھی نہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اس کلیسیا کے کام پر برکت بخشے اور اس کا روح پاک خود ان کے ساتھ مل کر کام کرے۔

آریہ گزٹ لاہور کی حق بیانی | دیکھئے ہمارے غیر مسیحی

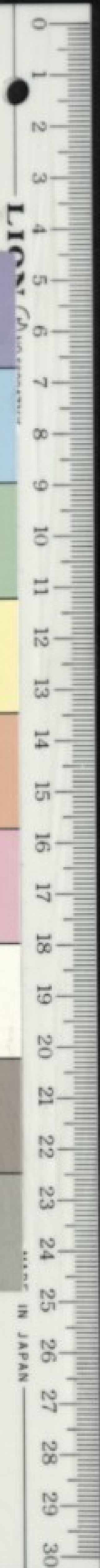
ہمعصران بعض اوقات کیسی غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ یہ دیکھ کر ہمارے دل سے یہی دعا نکلتی ہے کہ اے خدا مہربانی سے یہ بخش دے کہ ہمارے غیر مسیحی ہموطن سچ بولا کریں اور حق کو ناحق سے پوشیدہ یا خراب نہ کریں۔ آریہ گزٹ لاہور اپنے ۲۳ نومبر ۱۶ء کے پرچہ میں یوں درفشاں ہے کہ نور افشاں میں کسی سوامی سندر سنگھ نے عجیب ارگپ اڑائی ہے کہ وہ کیلاش پر گئے۔ اور وہاں ہزار ہا سال کی عمر کے ایک مہرشی کو دیکھا جو عیسائی ہیں اور وہ اب دنیا پر ظاہر ہوگئے ہیں۔ کیا ہمارا ہمعصر نور افشاں کے اس پرچے کی تاریخ اور صفحہ بتا سکتا ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ سوامی سندر سنگھ جی کیلاش پر جا کر وہاں ہزار ہا سال کی عمر کے ایک مہرشی کو دیکھا؟ ہم بخوبی جانتے ہیں اور وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ کبھی مہاتما سندر سنگھ جی نے ایسی گپ نہیں ہانکی جیسی ہمارے ہمعصر نے ہانکی ہے۔ علاوہ بریں آریہ گزٹ کہتا ہے۔ کہ انہوں نے بعض مہرشی مذکور نے (سنیاسی) عیسائی منڈل بنا رکھا ہے۔ یہ مہاتما سندر سنگھ جی نے کبھی نہیں کہا۔ انہوں نے تو صرف ایک مسیحی مہرشی کا ذکر کیا ہے۔ جو ۳۱۸ برس کی عمر کا ہے۔ اور کیلاش پربت کی ایک گفا میں اکیلا بیٹھا دعا میں زندگی بسر کر رہا ہے آیا گزٹ کو شک ہے تو سوامی جی کیساتھ آئندہ گرمیوں میں جا کر اپنی تسلی کر سکتا ہے۔ گھر بیٹھے اوٹ پٹانگ ہانکتے رہنا فائدہ مند نہیں۔

مشن سکول کے خلاف صوبجات متحدہ کونسل میں رائے زنی | صوبجات متحدہ کی گزشتہ

کونسل میں آنریبل مرزا سمیع اللہ بیگ نے تجویز پیش کی تھی کہ ضابطہ تعلیم میں ایک دفعہ ضمیر کے موافق علیحدہ آمد کی بڑھائی جائے جس کے رو سے امدادی سکولوں میں مذہبی تعلیم لازمی نہ رہے اور مشن سکولوں میں انجیل کی تعلیم پر سخت اعتراضات کر کے اس کی مخالفت کی اور تجویز پیش کی تھی کہ مشن سکولوں میں سے انجیل کی تعلیم اڑائی جائے۔ مگر آنریبل مسٹر ووڈنیل نے ان کی اس کوتاہ اندیشی کا ازالہ کر دیا۔ اور تجویز ۲۰ مخالف اور ۴ موافق رایوں سے گر گئی۔ مخالف رایوں کی تعداد ہی نصف ظاہر کرتی ہے کہ یہ تجویز ملک کے حق میں کیسی نقصان دہ اور خطرناک تھی۔ اگر یہ اسے منظور ہو جاتی تو اس کی تعمیل سے ایسے خراب نتائج نکلتے جن کے سامنے ملک کے سربرآوردہ لوگوں کو بڑی پشیمانی ہوتی۔ مشن سکولوں نے انجیل کی تعلیم دیتے ہوئے بھی ملک کو وہ فائدہ پہنچائے ہیں جو آج تک نہ تو گورنمنٹ مدرسوں سے پہنچے ہیں۔ اور نہ ہی دیگر پرائیویٹ مدارس سے ؎

نئے خریدار ونکے پیدا کرنیکا طریقہ صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیے





دشمن کے وزراء یونان سے نکل جائیں

حال ہی میں رائٹر سے ایک تار موصول ہوا ہے

جس سے معلوم ہوا ہے کہ حلیف سلطنتوں نے گورنمنٹ یونان سے مطالبہ کیا ہے کہ آسٹریا، جرمن، ٹرکی اور بلغاریہ کے سفیروں کو پاسپورٹ (پروانہ راہداری) دیا جائے تاکہ وہ ۲۲ نومبر سے قبل اس ملک سے نکل جائیں۔ گورنمنٹ یونان خیال کرتی ہے کہ یہ مطالبہ ناقابل پذیرائی ہے۔ اس معاملہ پر غور کرنے کے لئے شاہ یونان نے کراؤن کونسل کو فراہم کیا ہے۔ ملک میں بڑی بے چینی پھیل رہی ہے۔ بعد کی خبر ہے کہ حلیف سلطنتوں نے کہا ہے۔ کہ آسٹروی جرمن۔ ترکی اور بلغاری سفیر بالطرور اس سٹیمر پر سوار ہو کر چلے جائیں جو اُن کے واسطے تیار کیا گیا ہے ورنہ جبراً اُن کو وہاں سے نکال دیا جائیگا۔ امیر البحر فورنٹ نے براہ راست اُن کے ساتھ خط و کتابت کی۔ بادشاہ یونان نے تمام ذمہ واریوں سے سبکدوشی ظاہر کی ہے ہسپانوی سفارت جرمن معاملہ کی اور امریکن سفارت دیگر معاملات مسئولہ کی حفاظت کرینگے۔ ایک اور خبر کے مطابق مرقوم ہے۔ کہ معتبر اور عمدہ ذرایع سے اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ فرانسیسی پریسیڈنٹ ایم بریانڈ نے شاہ یونان کو ایک پیغام بھیجا ہے کہ آپ کی مشکلات سے رہائی کا آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ ایم وینیزیلس سے مصالحت کر لیجائے اور بلغاریہ سے جنگ کا اعلان کیا جائے۔ یہ بھی خبر موصول ہوئی ہے کہ دشمن کے سفیروں نے جو درخواست کی تھی کہ اُن کی روانگی معرض التوا میں ڈالی جائے۔ اس سے انکار کر دیا گیا ہے۔ اور وہ کل یعنی ۲۲ تاریخ کو ضرور چلے جائینگے۔

ماسوائے جاسوسی کے دشمن سفیروں کے اخراج کی ایک وجہ جرمن منسٹر کا یہ بیان بتایا جاتا ہے کہ جرمن جہازوں پر نشینلسٹ لوگ سوار نہیگا کو جائینگے اُن کو تارپیڈو کیا جائیگا۔ اس بیان سے سمجھا گیا ہے کہ یونان میں جو اتحادی حصہ ہے اس کے خلاف یہ اعلان جنگ ہے۔ بعد کی خبر ہے۔ کہ وہ مقررہ تاریخ پر یونان سے نکل گئے ہیں۔

شہنشاہ آسٹریا فوت ہو گیا

آسٹریا میں ابھی یہ خیال اور تجویز ہو رہی تھی کہ ۲ دسمبر کو شہنشاہ فرانز جوزف کی تخت نشینی کی سالگرہ پر یہ اعلان کیا جائیگا۔ کہ آرچ ڈیوک کارل فرانز جوزف آسٹریا ہنگری کا ولی عہد مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد فوراً ہی یہ خبر آئی کہ شہنشاہ فرانسس جوزف فوت ہو گیا ہے۔ برلن کا ایک تار مظہر ہے کہ شہنشاہ فرانسس جوزف کی وفات کی وہاں توقع کیجا رہی تھی۔ اور یہ خبر وہاں بے پرواہی سے مقبول ہوئی۔ وجہ اصل یہ ہے کہ برلن میں وہ ہر دلعزیز نہ تھا۔ مگر اس کے جانشین سے بہت کچھ امید کیجاتی ہے جس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ جرمن کا طرفدار ہے۔ اور جرمن شیطان کے ہاتھوں میں محض ایک اوزار ہے۔ ۲۱ نومبر کی صبح کو شہنشاہ مذکور کو قدرے بخار ہوا۔ اس کے خوابگاہ میں گرانڈ ڈچز ویلری اس کی تیمارداری میں امداد دیتی رہی۔ شہنشاہ کو دردوں کی شکایت سے رات کو نیند نہ آئی ڈاکٹروں کو بلانے کا حکم ہوا ۹ بجکر ۰ منٹ پر مریض نے ڈاکٹروں کو حلق کیجانب اشارہ کیا اور ایک سیکنڈ بعد ہی فوت ہو گیا۔ شاہی خاندان طلب کیا گیا اور اس ٹیلیفون کے ذریعہ سے جسکا تعلق محل شاہی اور جرمن صدر متعلقات سے براہ راست تھا خبر کر اطلاع دیگئی

بلجیم اور پولینڈ میں جرمن مظالم

ابتدائے جنگ سے

جسقدر مظالم جرمن نے اپنے مفتوحہ مقامات بلجیم اور پولینڈ میں کئے ہیں وہ پبلک کی نظروں میں تاحال تازہ ہیں۔ اور اتحادی طاقتوں کا اصل منشا اس جنگ میں شریک ہونے کا یہی ہے۔ کہ اُن ممالک کو بلکہ کل دنیا کو جرمن مظالم سے قطعی رہائی دیں۔ چنانچہ جلاوطنیوں کے بارے میں سوال کے جواب میں لارڈ رابرٹ سیسل نے حال ہی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ جنگ کی طاقت ور کارروائی کے صرف یہی معنی ہے۔ کہ بلجیم کو ظلم سے رہائی دیجائے۔ (چیرز) اپیلیں اور اعتراضات بیسود ثابت ہوئے ہیں جس افسر نے سب سے پہلی جلاوطنیوں کا حکم دیا تھا وہ پہلے بروسلز کا فوجی گورنر تھا جو مس کیول کے قتل کا اصل ذمہ دار ہے۔

پولینڈ اور بلجیم میں جو اُن کی محفوظ فوج میں کمی واقعہ ہو رہی ہے اُس کے بڑھانے کی غرض سے جو جرمن کارروائیاں وہاں عمل میں آ رہی ہیں اُن پر تمام دنیا میں خوف چھایا ہوا ہے۔ حتیٰ کہ امریکن امن پسند اخبارات بھی جرمن کے ہولناک ظلم پر نفرت ظاہر کرتے ہیں۔ چنانچہ بتایا جاتا ہے کہ جرمنی غلامانہ سلطنت بنتی چلی جاتی ہے اور صرف قدیم بابل مصر اور روما کے دو شبدوش ہے۔ اُن کی اس روش کی مشابہت کسی موجودہ زمانہ کے ساتھ دیجا نہیں سکتی۔ مگر صرف اُس روش سے جو عربی بردہ فروش افریقی دیہات پر کیا کرتے ہیں۔ برٹش پریس لارڈ رابرٹ سیسل کی حمایت یہ کہہ کر کرتا ہے۔ کہ شامل جنگ طاقتوں کے لئے اب صرف یہی علاج باقی ہے۔

کہ وہ دنیا کو اس ظلم و ستم سے بچانے کے لئے وہ جد و جہد کوشش کریں اہل بلجیم کو غلام بنائے جانے کا عمل دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ جرمنوں نے ہمدردی کی وجوہات کی خاطر ۳۵۰۰۰۰ جانوں کو جلاوطن کرنے کا علانیہ اشتہار کر دیا ہے۔ کچھ تو ابھی حال ہی میں روانہ بھیج دیئے گئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کی تجویز یہ ہے کہ ۱۸ سال کی عمر سے لے کر اور پچاس کے ہر ایک ایسے شخص کو خواہ وہ امیر ہو خواہ غریب بلجیم سے بدر کر دیں۔

پولینڈ میں جو آبادی باقی رہ گئی ہے۔ اس کا بہت بڑا حصہ کاشتکاروں کا ہے جرمنوں نے ابتدا ہی میں عالموں فاضلوں کو راہداری کے پروانے دے کر تاکہ وہ باہر چلے جائیں پولینڈ سے خارج کر دیا ہے اور مزدوروں کے لیڈروں کو جلاوطن کر دیا ہے۔ لہذا وہاں کی آبادی میں اب لیڈر نہیں رہے۔ یہ خیال اس لئے کیا گیا ہے کہ فوجوں کے لئے رنگروٹ بہم پہونچانے کی حفاظت کیا سے۔ لیتھوینیا جرمن سکیم میں داخل کر دیا گیا ہے۔

ہندوستان سے گیارہ کروڑ من گیہوں باہر جائے گا

رائٹر اطلاع دیتا ہے کہ گورنمنٹ گیہوں کی خرید کے لئے جو کمیشن مقرر ہوا ہے۔ اس نے گورنمنٹ ہند سے برطانیہ فرانس اور اٹلی کو گیارہ کروڑ بیس لاکھ من گیہوں بھیجنے کی منظوری حاصل کر لی ہے۔ یہ تو ایک ضروری بات ہے کہ اس جنگ کے موقعہ پر ہندوستان اناج وغیرہ سے گورنمنٹ کی امداد کرے اور ضرور کرے لیکن ساتھ ہی اس کے یہ بھی لازمی امر ہے کہ گورنمنٹ گیہوں کے نرخ کی ایک واجب اور پختہ تقرری بھی ہندوستان میں کر دے۔ ورنہ بیوپاری قحط پیدا کر دینگے۔ اور ہر کہ و مہ کو بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑیگا ٭

نورافشاں کے بارے میں ہمارے گرامی قدر قارئین کی رائیں

فورمن کرسچن کالج لاہور کے لائق فائق اور معتبر پروفیسر ایچ ڈی گریسولڈ صاحب ایم۔ اے۔ پی ایچ ڈی۔ ڈی ڈی نورافشاں کی ناچیز خدمت کا اعتراف ذیل کے الفاظ میں کرتے ہیں۔ گذشتہ موسم گرما میں آپ نے منصوری سے لکھا کہ میں اس موسم گرما میں نورافشاں کو بڑی دیانتداری کے ساتھ پڑھ رہا ہوں۔ اس میں انجیل مقدس دار جلنگ کیمپین اور کلیسیا میں تحریکات کے بہت سے نہایت ہی دلچسپ مضامین پائے جاتے ہیں۔ ہمیں اس امر کی جستجو میں لگے رہنا لازم ہے کہ نورافشاں ہندوستانی کلیسیا میں روز بروز بڑی طاقت بنتا چلا جائے۔ تمہیں کامیابی کے اس انداز پر جو تم نے بہ حیثیت ایڈیٹر حاصل کی ہے مبارکبادی ملنا چاہیئے۔

موضع کھجوری ضلع میرٹھ سے مسٹر جان ہارڈوک صاحب یوں رقمطراز ہیں ؎

چلتے چلتے راہ نجات پانا۔
بس یہ تماشہ نورافشاں میں دیکھا

پیارے ناظرین نورافشاں! آپ کو معلوم ہو کہ نورافشاں کی خدمت کا جو کہ وہ خدا کا جلال ظاہر کرنے۔ اور تاریک دلوں کو نور حق تک پہونچانے کے لئے کر رہا ہے وہ تعریف سے باہر ہے۔۔۔ بھلا کہیں خاک ڈالنے سے چاند چھپتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ باوجود غیر قوموں کے حملوں کے جو کہ ہمیشہ وہ حقیقی نور کے خلاف کرتے ہیں۔ یہی ایک اکیلا اخبار ہے جو کہ ہمیشہ دندان شکن جواب دینے اور راہ خدا دکھلانے کے لئے تیار رہتا ہے اور باوجود غیر قوموں کی بوچھاڑوں کے یہ اپنی بنیاد پر مستحکم ہے۔ کیونکہ اس کی بنیاد چٹان پر ہے اور اس کا محافظ اور مالک بھی۔ وہی خداوند یسوع مسیح ہے جو کہ حقیقی نور ہے اور کہ اس کی دلی خواہش ہے کہ لوگ میرے نور سے روشنی پاویں۔ وہ کسی گنہگار کی موت نہیں چاہتا بلکہ یہی چاہتا ہے کہ وہ اپنی بدی سے باز آکر جیتا رہے اور اسی روشنی لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے یہ نورافشاں جاری ہوا ہے۔ جو کہ اپنے معنوں ہی سے ہر ہویدا ہے۔ میں مودبانہ طور پر نورافشاں کی نورانی کرنوں کا جو کہ تاریک دلوں پر پڑتی رہتی ہیں اظہار بانتیجہ بتاتا ہوں جو کہ حال ہی میں وقوع میں آیا ہے۔ اسکے آگے راقم موصوف نے گنگا کے ایک جاتری کے تبدیل ہونے کا ذکر بڑی طوالت کیساتھ بیان کیا ہے جسکو بوجہ طویل ہونے کے قلم انداز کیا جاتا ہے۔ اس سارے واقعہ کو بیان کرکے آپ فرماتے ہیں سو پیارے بھائیو! اس نے کہاں سے روشنی پائی۔ بیشک انجیل شریف سے مگر نورافشاں کے ذریعہ سے۔ میں دست بستہ سب سے عرض کرتا ہوں کہ نورافشاں کی جان و مال سے عزت کرو اور توسیع اشاعت میں کوشش کرو۔ اور اسکے خلاف جو لغو خیالات ہوں انکو اپنے دل میں جگہ نہ دو۔ اسکی عزت اور مدد کرو۔ خداوند کریم اپنے بیٹے ہمارے منجی یسوع مسیح کے طفیل سے اس اخبار گوہربار کو دن دونی رات چوگنی ترقی دے اور آخرکار ہزاروں روحوں کی نجات کا باعث ہو ٭

مراسلات

اسیسی کا سینٹ فرانسس

گزشتہ سے پیوستہ

لیکن فرانسس اپنے باپ کا غصہ جانتا تھا۔ اور جب اُس نے دھمکیاں سنیں اور اُسے آتے دیکھا وہ بے ہمت ہو گیا۔ اور وہ ایک پوشیدہ غار میں بھاگ گیا جو ایک جگہ اُس نے اِسی غرض کے لئے تیار کی تھی۔ اور وہاں پورے ایک مہینے تک چھپا پڑا رہا۔ اُس کے باپ کے گھرانے میں سے صرف ایک شخص اِس غار کو جانتا تھا۔ اور یہاں وہ وہ کھانا کھایا کرتا تھا جو پوشیدگی سے خاص وقت پر اُس کے پاس لایا جاتا تھا۔ اور وہ ہمیشہ خوب رو رو کر یہ دعا کرتا تھا کہ اُے خدا تو مجھے تکلیف و مصیبت سے رہائی دے اور میں تیری مہربانی سے اپنی منتیں پوری کرونگا۔

قریباً اُس وقت ایسا معلوم ہوا کہ ایک دن فرانسس اکیلا سینٹ میری کے گرجے کے نزدیک زور سے رو رہا تھا اور ایک زاہد نے اُس کی آواز سنکر خیال کیا کہ وہ کسی بیماری یا غم میں مبتلا ہے۔ اور اُس پر ترس کھا کر پوچھا کہ تو کیوں روتا ہے۔ فرانسس نے کہا میں اپنے خداوند یسوع مسیح کی مصیبت کے سبب سے رو رہا ہوں جس کے واسطے مجھے تمام دنیا میں ماتم کرتے ہوئے پھرنے سے نہیں شرمانا چاہئے۔ آخرکار اپنی بہادری پر اعتبار نہ کر کے اُس نے آپ کو پورے طور سے خدا پر ڈال دیا۔ جس نے اُس پر باوجود اِس تکلیف کے ایک بڑی خوشی نازل کی۔ تب طاقت پاکر اور دلیر ہو کر وہ اپنی پناہگاہ سے چلا اور اسیسی کی راہ لی۔ اور ہمیشہ مستقل رہ کر خوشی سے آگے جلدی بڑھتا چلا جاتا تھا۔ جب وہ آخرکار اپنی بڑی جد و جہد سے تنگ گیا اور زرد ہو گیا اُس کے ساتھیوں نے اُس پر لعن طعن کیا۔ اور اُس کو پاگل اور دیوانہ کہتے تھے۔ اور اُس کی طرف راستہ کی کیچڑ اور پتھر پھینکتے تھے۔ اور حسد اور تضحیک سے چلاتے ہوئے اُس کے پیچھے چلتے تھے لیکن وہ گلہ یا شکایت کا ایک حرف بھی زبان پر نہ لایا۔ بلکہ خدا کا شکر کرتا ہوا جیسا اُس سے ہو سکا آگے بڑھتا گیا۔

آخرکار اِس بلوہ کا شور اُس کے باپ کے کان تک پہنچا اور وہ ایسے بڑے ہنگامے کا سبب دیکھنے کو باہر نکلا۔ لیکن جب اُس نے اپنا بیٹا دیکھا۔ وہ اُس پر ایسا آیا گویا کہ وہ اُس کا گلا گھونٹ دیگا۔ اور غصہ اور شرم کے مارے بہت تڑکا اور تب اُسے گھر کھینچ لایا اور اُسے اوندھا ایک تاریک زندان میں ڈال دیا۔ اور مار پیٹ اور دھمکیوں سے کوشش کی کہ اپنے بیٹے کا خیال اِس دنیا کی چیزوں کی طرف پھر رجوع کرے۔ تب اُس نے فرانسس کو ایسا باندھا کہ بھاگنے کے لائق نہ رہے۔ اور وہاں وہ اُسے چھوڑ گیا۔

کچھ دنوں بعد برناڈون کوئی ضروری کام پر گھر سے چلا گیا اور پیکا جو اکیلی گھر میں رہ گئی تھی۔ فرانسس کے پاس گئی اور بڑی نرمی سے منت سماجت کی لیکن آخرکار یہ معلوم کر کے کہ میں اپنے بیٹے کو اُس کے ارادے سے نہ روک سکونگی اور اسباب سے رنجیدہ ہو کر کہ اُسے کیسی تکلیف دی جا رہی ہے۔ اُس نے اُسے آزاد کر دیا۔ فرانسس سینٹ ڈیمائن کو واپس آیا۔ اگر اُس کے پاس کوئی پناہ تھی تو چھوٹی پریسبٹری اور گرجا بھی جو برباد ہوتا جا رہا تھا۔ اور دوست کی جگہ غریب پادری صاحب تھے۔

اِس اثنا میں برناڈون واپس آیا اور جب اپنے بیٹے کو نہ پایا تو اپنی بیوی کو خوب بُرا بھلا کہہ کر اُس پر گناہ پر گناہ تھوپ دیئے۔ تب فرانسس کے تعاقب میں سینٹ ڈیمائن کو چلا اور فرانسس نے اپنے باپ کے پاس صاف آکر کہہ دیا کہ اب سے میں صرف مسیح کا خادم ہوں۔ برناڈون بڑے غصہ میں اُسے بعد اُس تمام پیسے کے جو اُس نے برباد کیا تھا لعنت ملامت کرنے لگا۔ تب فرانسس نے اُسے اشارہ سے اُسے پیسوں کی تھیلی مٹی میں پڑی ہوئی دکھلائی۔ اور لالچی باپ نے اُسے لیلیا اور یہ خیال کر کے چلا گیا کہ شہر کے حاکموں کے پاس اپیل کرونگا۔ لیکن اُس سے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ فرانسس اب مسیح کا خادم تھا۔ اور تو فصل کے قانون سے بری تھا۔ اِس لئے برناڈون بشپ کے پاس گیا۔ بشپ نے فرانسس کو اُس کے باپ کی شکایت کی جواب دہی کے لئے بلوایا۔ پس وہ بڑی خوشی سے آیا۔ کیونکہ جیسا اُس وقت سے پہلے اُس نے اعلانیہ طور سے کئی دفعہ اپنے خداوند کی نسبت اپنے قول و فعل سے کفر بکا تھا اور اُسے پکڑ دیا تھا۔ ویسا ہی اب وہ یہ چاہتا تھا کہ میں تمام شہر کے روبرو ظاہر کروں کہ میں نے اپنے آپ کو پورے طور سے مسیح کی خدمت کے لئے دے دیا ہے۔ بشپ اُس سے بڑی خوشی سے ملا۔ اور بشپ نے اُس سے کہا کہ تیرا باپ تجھ سے بہت ناراض ہے۔ اِس لئے اب اگر تو خدا کا خادم بننا چاہتا ہے تو تو اُسے وہ پیسہ واپس کر دے جو تیرے

پاس ہے۔ میرے بیٹے خداوند پر بھروسہ رکھ اور مت ڈر۔ وہ خود تیرا مددگار ہوگا۔ اور جو کچھ تو اُس کی کلیسیا کے کام کے لئے درکار ہے وہ تجھے افراط سے دیگا۔ اس پر فرانسس بشپ کی باتوں سے خوش اور تسلی ہو کر اُٹھا اور یہ کہکر اُس کے سامنے پیسہ لایا کہ میں اُسے خوش دلی سے نہ صرف پیسہ جو اُس کا ہے واپس کرونگا بلکہ اپنے کپڑے بھی۔ اور بشپ کے کمرے میں جا کر اُس نے اپنے تمام کپڑے اُتار لئے اور انہیں بھیڑیوں کے بشپ اور تماشائیوں کے سامنے رکھدیا۔ اور یہ کہتا ہوا ننگا چلا گیا کہ تم سب سنو اور سمجھ لو کہ اب تک میں نے پیڑو برناڈون کو اپنا باپ کہا لیکن چونکہ اب میں خداوند کی خدمت کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں میں وہ پیسہ جس پر وہ ناراض تھا اور تمام کپڑے جو اُس سے مجھے ملے تھے اُسے واپس دیتا ہوں۔ صرف یہ کہنے کی خواہش سے کہ اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے۔ تب یہ دیکھنے میں آیا کہ فرانسس کے بھڑکیلے رنگ دار کپڑوں کے نیچے اُس کے بدن پر بالوں کی ایک قمیص تھی (غالباً ننگے پن سے مراد ہے۔ مترجم) اس پر اس کا باپ رنج و غصہ سے لال ہو کر اُٹھا اور اُس نے پیسے اور سب کپڑے لے لئے اور جب وہ انہیں گھر لے جا رہا تھا وے جو اس نظارے کو دیکھ رہے تھے اُس پر غصہ سے بھر گئے۔ کیونکہ اس نے ان کپڑوں میں سے ایک بھی اپنے بیٹے کے پاس نہ چھوڑا اور انہیں فرانسس پر رحم آیا اور وے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ بلکہ بشپ نے اُس کی دلیری اور عبادت کے جوش کا خیال کرکے اور اُس کے استقلال پر بہت متعجب ہو کر اپنا ہاتھ اُس کے اطراف رکھ (بغل میں۔ مترجم) ڈالدیا۔ اور اسے اپنے جامے سے ڈھانک لیا کیونکہ اُس نے خوب صاف دیکھ لیا کہ اُس کا کام الٰہی مدد کے سبب سے ہوا ہے۔ اور معلوم کیا کہ جو کچھ میں نے دیکھا ہے۔ اُس سے کوئی معمولی مطلب نہیں ہے۔ اس لئے وہ اس وقت سے اُس کا مددگار بن گیا۔ وہ اُسے تعلیم دیتا۔ اُس کا دل بہلاتا اس کی حفاظت کرتا اور محبت سے اُسے سینے سے لگایا کرتا تھا ۔

سہارنپور کانونشن

چھٹی و ساتویں تاریخ ماہ نومبر کو سہارنپور کانونشن کے انتظام کی کمیٹی جس کے میر مجلس میرٹھ کے پادری ہینین بیکر صاحب بی اے۔ بی ڈی تھے سہارنپور میں پریسبیٹیرین مشنری مس صاحبان کی کوٹھی میں فراہم ہوئے۔ ابتدائے میٹنگ میں رڑکی کے پادری ڈاکٹر ٹیلر صاحب سے یعقوب ۱:۱۹-۲۰ سے پیغام پہونچایا گیا۔ دعاؤں کے بعد کمیٹی نے اپنے کام کی کارروائی شروع کی۔

کانونشن کے وقت کے لئے کمیٹی نے مسیحی کارگزاروں۔ اسکولوں کے استادوں و طلبا۔ دیہاتی مسیحیوں اور ہر ایک محکمہ کے مسیحیوں کی آسانی کا لحاظ کرکے اور بحث کے بعد کانونشن کا وقت آئندہ اپریل ۲۵-۳۰ کو قرار دیا۔

سرگرمی کی دعاؤں کے ساتھ یہ بھی ٹھہرایا گیا کہ ہمارے کانونشن کے پیغام کا مرکز **گواہی دینے میں کلیسیا کی اور ایک ایک مسیحی کی ذمہ واری** ہو

اس کے علاوہ بائبل کی تلاوت کے لئے چار مضامین بھی چنے گئے یعنی ۱۔ گواہی دینے کی ضرورت ۔۲۔ گواہی دینے کی تیاری ۳۔ گواہی دینے کا پیغام ۔۴۔ گواہی دینے کا نتیجہ۔ مختلف کمیٹیوں نے اپنی کارروائیاں نہایت سرگرمی اور دعا کے ساتھ انجام دیں۔

ہر ایک شریک کمیٹی نے بڑے جوش کے ساتھ ایک گیت "مہاراجہ یسوع آیا" گایا۔ پادری جے۔ ٹی۔ رابرٹسن اور پادری بی بی رائے صاحبان نے دعائیں کیں اور میر مجلس صاحب کے کلمات برکات کے ساتھ کمیٹی کے شرکا کام کو انجام دیکر دوسری جگہوں کے لئے روانہ ہوئے۔

اوپر سے پیدا ہونا

"میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت دیکھ نہیں سکتا۔" یوحنا ۳:۳۔

دیباچہ } اس آیت میں جملہ نئے سرے سے پیدا ہونا یونانی متن کے مطابق اوپر سے پیدا ہونا ہے۔ یعنے جب تک کوئی اوپر سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا۔ نقودیمس جو یہودیوں کا ایک سردار اور اُستاد تھا وہ اوپر سے پیدا ہونے کا بھید نہیں جانتا تھا۔ مسیح نے اس بھید کی تشریح کی مگر تو بھی بہتیرے جو جسمانی مزاج رکھتے ہیں۔ اب تک اس بھید کو نہیں سمجھتے ہیں۔ اور جب تک ان میں روحانی مزاج نہ پیدا ہو وہ اس بھید کو سمجھیں گے بھی نہیں۔ لہذا آؤ ہم خداوند کی روح کی ہدایت سے اس بھید کے سمجھنے کی کوشش کریں ہ

اوپر سے پیدا ہونا کیا ہے۔

اوّل۔ اوپر سے پیدا ہونا۔ جب انسان پاکیزہ حالت میں پیدا کیا گیا۔ تو اس کی بابت لکھا ہے کہ خداوند خدا نے زمین کی خاک سے آدم کو بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا سو



آدم جیتی جان ہوا" (پیدائش ۲: ۷) اس آیت سے آدم کی دو پیدائشیں ظاہر ہوتی ہیں۔ ایک زمین کی خاک سے دوسری زندگی کے دم سے۔ زمین کی خاک سے اس کا جسم بنایا گیا۔ اور اُس میں زندگی کے دم کے پھونکے جانے سے جیتی جان ہوا۔ یہ زندگی کا دم جو اس میں پھونکا گیا اُس کی روح ہو اس کا جسم تو بیشک زمینی سامان سے بنایا گیا۔ مگر یہاں کے بیان سے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کی روح کسی زمینی جاندار سے کریا کسی زمینی جاندار سے سلسلۂ ارتقا کے طریقے سے اس میں نہیں ڈالی گئی۔ "ہر اچھی بخشش اور ہر کامل انعام اوپر سے ہے۔ اور نوروں کے باپ کی طرف سے ملتا ہے" (یعقوب ۱: ۱۷) نوروں کے باپ نے ایک نورانی روح کو بنا کر اِس خاک کے پتلے میں ڈال دیا اور وہ فوراً آنکھیں کھول کر جی اُٹھا اور فطرت میں نورانی خدا کا اظہار دیکھ کر اُس کی حمد و ستائش کرنے لگا۔ پس آدم کی روحانی پیدائش اوپر سے تھی۔ آسمان سے تھی کسی زمینی سامان سے نہیں تھی۔ مگر نافرمانی کے سبب وہی آسمانی روح جسمانی اور زمینی بن گئی "جس دن تو اس سے کھائیگا تو ضرور مریگا" (پیدائش ۲: ۱۷) گناہ کرنے سے آدم مر گیا۔ اُس کی روح تو مری نہیں اور نہ کبھی مریگی۔ کیونکہ وہ غیر فانی بنائی گئی مگر اس روح میں ایک برباد کرنے والی طبیعت آموجود ہوئی۔ اس برباد کرنے والی طبیعت کا آموجود ہونا ہی آدم کی موت تھا۔ اس طبیعت نے پہلے اُس کی خواہش کو بگاڑ دیا۔ خدا کی مرضی کو پوری کرنے کی بجائے خدا کی مرضی کے خلاف کرنے کی خواہش پیدا ہو گئی۔ اس کا ارادہ اس بُری خواہش کا غلام بن گیا۔ دل میں خواہش ہوتی ہے۔ اعضائے پوری کرنے کے لئے ارادہ بھی آمادہ ہو جاتا۔ اب جسم کے اعضا اس بگڑے ہوئے ارادے کی تابعداری میں گناہ کے ہتھیار بن گئے۔ گناہ کرتے کرتے تمیز تاریک ہو گئی۔ روحانی ورزش جاتی رہی خواہش کا رو جسم کے ذریعہ سے مادی چیزوں کی طرف دوڑنے سے اس خواہش کا نام ہی جسم کی خواہش پڑ گیا اور اس کے کام کو جسم کے کام کہتے ہیں (گلتیوں ۵: ۱۹ و ۲۱) اس موت والی طبیعت سے جسم کی خواہش اور جسم کے کام نکلتے ہیں۔ اسے جسمانی مزاج یا جسمانی نیت کہتے ہیں۔ (رومیوں ۸: ۶) اس موت والی طبیعت کی موجودگی سے جسم بھی بگڑ گیا۔ اس میں طرح طرح کے امراض اور ضعف بھی آگئے۔ اور ایک موقعہ پر پہونچکر بالکل ٹوٹ جاتا ہے۔ اسی ٹوٹنے کی حالت کو جسم کی موت کہتے ہیں۔

ہم آدم سے پیدا ہونے سے اس موت والی طبیعت اور ایک مرنے والے جسم کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں یہی موت والی طبیعت گو آدم میں ابتدا میں موجود نہیں تھی۔ اور گناہ کرتے وقت پیدا ہوئی۔ ہمارے لئے ذاتی طبیعت ہے۔ ہم اس طبیعت کیساتھ پیدا ہوتے ہیں۔ انجیلی محاورہ میں اسی طبیعت کو پرانی انسانیت بھی کہتے ہیں۔ اس پرانی انسانیت کی خاصیت بگڑی ہے۔ اس لئے یہ سدھر نہیں سکتی۔ موت کو سدھار کر کوئی اُسے زندگی نہیں بنا سکتا۔ سو ہماری روح میں سے اس پرانی انسانیت یا موت والی طبیعت کا نکلجانا اور ہماری روح میں ایک نئی انسانیت یا زندگی والی طبیعت کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ یہ کام ہم سے نہیں ہو سکتا اور نہ اس دنیا میں ایسی کوئی قوت ہے۔ جس سے ہماری پرانی طبیعت نیست ہو سکتی ہے۔ اور نئی طبیعت برپا ہو سکتی ہے۔

اسی لئے خدا خود وعدہ کرتا ہے۔ کہ میں تمہیں ایک نیا دل بخشونگا اور ایک نئی روح تمہارے اندر میں ڈالونگا۔ اور تمہارے گوشت میں سے سنگین دل کو نکال ڈالونگا۔ اور گوشتین دل تمہیں عنایت کرونگا۔ حزقی ایل ۳۶: ۲۶۔ اس آیت کا سنگین دل ہماری پرانی انسانیت ہے۔ اور گوشتین دل نئی انسانیت۔ اسی نئی انسانیت کو یہاں پر نیا دل اور نئی روح بھی کہا گیا ہے۔ یہاں پر اس نئے دل یا نئی روح کو ہمارے اندر ڈالنے کا ذکر ہے جس طرح آدم میں زندگی کا دم پھونکا گیا تھا اسی طرح یہ زندگی والی طبیعت ہم میں پھونکی جاتی ہے۔ یا داخل کیجاتی ہے۔ اس نئی طبیعت کا پیدا ہونا اوپر سے پیدا ہونا یا نئے سر سے پیدا ہونا ہے۔ ہماری اپنی پرانی روح تو وہی موجود رہتی فقط اس میں ایک زندگی والی طبیعت ڈالی جاتی ہے یہ کام ایک لمحہ کا کام ہے۔ جیسا جلد ہم خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہیں فوراً ہم میں یہ نئی طبیعت خلق کیجاتی۔ لیکن پرانی طبیعت ایکدم نہیں نکلتی ہے جیسے جیسے نئی طبیعت بڑھتی جاتی ویسے ویسے پرانی طبیعت نکلتی جاتی ہے۔ دونوں طبیعتوں میں جنگ و جدل رہتا مگر فتح نئی طبیعت ہی کو ہوتی ہو اس نئی طبیعت کا پیدا ہونا "اوپر سے پیدا ہونا" کہ

۲۔ اس پیدائش کی ضرورت کیا ہے۔

خداوند فرماتا ہے کہ میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی اوپر سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا۔ پس اس پیدائش کی ضرورت یہ ہے۔ کہ اس کے بغیر ہم خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتے۔ اس بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح ہمارا بادشاہ ہے وہ ایک ملت یا مذہب کو قائم کرنے کے لئے

دنیا میں نہیں آیا۔ بلکہ ایک بادشاہت کو قائم کرنے کے لئے آیا۔ وہ اپنی اس بادشاہت کو "خدا کی بادشاہت" یا "آسمان کی بادشاہت" کہتا ہے۔ اُن دنوں کے یہودی اس مسیحانہ بادشاہت کے امیدوار تو تھے۔ مگر وہ اس بادشاہت کی خاصیتوں کی غلط تشریح کرتے تھے۔ وہ اس بادشاہت کے جلال کو دنیاوی شان و شوکت سمجھتے تھے۔ وہ خیال کرتے تھے کہ جب مسیح آئیگا اور دنیا میں اس بادشاہت کو قایم کریگا تو ہم بلا روک ٹوک اس میں داخل ہو جائینگے کیونکہ ہم ابراہیم کی اولاد ہیں۔ نقودیمس بھی ایسے ہی خیال لیکر مسیح کے پاس آیا ہوگا۔ اب مسیح یہودیوں کے مروجہ خیال کے خلاف بتاتا ہے کہ جب تک کوئی اوپر سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا۔ اس میں داخل ہونا تو درکنار اُسے دیکھ تک نہیں سکتا۔ مسیح کہتا ہے کہ "میری بادشاہت دنیا کی نہیں"۔ یوحنا ۱۸: ۳۶ پس فقط دنیاوی پیدائش سے فقط جسم کے اعتبار سے ابرہام کی اولاد ہونے سے کوئی اس بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ کہتا ہے کہ "بہتیرے پورب اور پچھم سے آکر ابرہام اضحاق اور یعقوب کے ساتھ آسمان کی بادشاہت کی ضیافت میں شریک ہونگے۔ مگر بادشاہت کے بیٹے باہر اندھیرے میں ڈالے جائینگے"۔ متی ۸: ۱۲-۱۳۔ اس کا پیشرو یوحنا بپتسمہ دینے والا کہتا ہے کہ "اپنے دلوں میں یہ کہنے کا خیال نہ کرو کہ ابرہام ہمارا باپ ہے۔ ۔ ۔ ۔ خدا انہیں پتھروں میں سے ابرہام کے لئے اولاد پیدا کر سکتا ہے"۔ متی ۳: ۹۔ پس جسمانی پیدائش سے کوئی آسمان کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ یہ بادشاہت اوپر سے ہے۔ اس لئے اس میں داخل ہونے کے لئے اوپر سے پیدا ہونے کی ضرورت ہے۔ ان دنوں میں بعض کہتے ہیں کہ ہم تو جنم سے عیسائی ہیں۔ اچھا جناب عیسائی کے گھر میں جنم لینے سے کوئی عیسائی نہیں ہوتا جب تک یسوع مسیح پر ایمان نہ لاؤ۔ اور تم کو اوپر سے پیدائش نہ ملے۔ تم خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتے پولس رسول لکھتا ہے کہ "خدا کی بادشاہت کھانے پینے پر نہیں بلکہ راستبازی اور میل ملاپ اور اس خوشی پر موقوف ہے جو روح القدس کی طرف سے ہوتی ہے" رومیوں ۱۴: ۱۷۔ یہ باتیں تب ہی ممکن ہیں جب کسی کو نئی پیدائش ملے۔ جب کسی کے اندر نئی طبیعت خلق کی گئی۔ پس خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کے لئے اوپر سے پیدا ہونا ضروری ہے۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ بہتیرے کھانے پینے کی آزادی اور خاص وضع قطع کے ساتھ دنیا میں زندگی بسر کرنے ہی کو مسیحی ہونا سمجھتے ہیں۔ خدا کی بادشاہت کھانے پینے یا دیگر جسمانی باتوں پر موقوف نہیں۔ خدا کی بادشاہت سراسر روحانی ہے۔ اس لئے اس بادشاہت میں داخل ہونے کے لئے روحانی پیدائش کی ضرورت ہے جو اوپر سے ہوتی ہے۔

۳۔ اس پیدائش کا بانی کون ہے

خداوند خدا نے آدم کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا اور وہ جیتی جان ہوا۔ جو روح کا بانی ہے۔ وہی روح میں نئی زندگی کو خلق کر سکتا ہے۔ "میں تمہیں ایک نیا دل بخشونگا۔ اور ایک نئی روح تمہارے اندر میں ڈالونگا"۔ ہماری روح کے اندر نیا دل یا نئی روح کا خلق کرنے والا خدا ہے۔ "وہ نہ خون سے نہ جسم کی خواہش سے نہ انسان کے ارادے سے بلکہ خدا سے پیدا ہوا ہے"۔ یوحنا ۱: ۱۳ یہ اُس کی مہربانی ہے کہ وہ ہم کو دوبارہ پیدا کرتا ہم کو آسمانی پیدائش عنایت کرتا ہے "جو جسم سے پیدا ہوا ہے جسم ہے۔ اور جو روح سے پیدا ہوا ہے۔ روح ہے" پس ہماری روحانی پیدائش کا بانی خدا ہے۔

روح القدس خدا ہے جو زندگی کا چشمہ ہے۔

۴۔ اس پیدائش کا وسیلہ کیا ہے۔

خداوند فرماتا ہے کہ "میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا" یوحنا ۳: ۵ یہاں پر روح ہماری آسمانی یا نئی پیدائش کا بانی ہے۔ اور پانی وسیلہ ہے۔ پیدائش ۱: ۲ میں لکھا ہے کہ "زمین ویران اور سنسان تھی۔ اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا۔ اور خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی"۔ اس ویران اور سنسان زمین کو اُس کی موجودہ صورت میں لانے کے لئے روح نے پانی کو وسیلہ بنایا۔ پانیوں پر جو سائنس کی رو سے پہلے بھاپ کی صورت میں تھے۔ روح کی تحریک ہونے سے پہلے چار دن یا چار زمانوں میں زندگی کی آمد کے لئے زمین تیار کی گئی اور آخر دو دن یا دو زمانوں میں زمین پر زندگی پیدا کی گئی۔ دیکھو زمین کی پیدائش میں روح القدس ویران اور سنسان اور اندھیرے کی حالت میں شروع کرتا اور خدا کی صورت تک پہونچا دیتا ہے۔ ہماری نئی پیدائش بھی اسی طرح پر ہوتی ہے۔ ہمارا گناہ آلودہ دل ویران سنسان اور تاریک ہے۔ اس میں کوئی اُمید یا روشنی نہیں۔ خدا کا روح اس تاریک دل میں اپنی روشنی چمکاتا اس میں زندگی ڈالتا اور اس زندگی کو بڑھاتے بڑھاتے مسیح کی صورت تک پہنچا دیتا ہے مسیح خدا کی صورت اور جلال ہے۔ پڑھو ۱ قرنتیوں ۱۱: ۷ و ۲ قرنتیوں ۴: ۴ کلسیوں ۱: ۱۵۔ رومیوں ۸: ۲۹ ۲ قرنتیوں ۳: ۱۸۔ دیکھو روح

کا کام اندھیرے میں شروع اور ضیا کی صورت تک انجام۔ جب تک ہم اس صورت تک نہیں پہونچتے وہ پاپیول پر جنبش کرتا ہے۔ (ہائی ورلنشا) بی بی۔

غزل

میں دل دے دوں میں جاں دیدوں
زمیں دیدوں زماں دے دوں۔
جو اک جلوہ دکھا دے تو
تو بس دو نو جہاں دے دوں
میں تیرا ہوں تو میرا ہے
جو میرا ہے سو تیرا ہے
ترا دل ہی بسیرا ہے
تجھے روح رواں دیدوں
خدا ئے لم یزل ہے تو
بنائے آب و گل ہے تو
دوائے درد دل ہے تو
تجھے میں اپنی جاں دیدوں
تو ہادی ہے ہدایت کا
تو والی ہے ولائیت کا
تری صدقہ عنائیت کا
میں ہستی کی دوکاں دیدوں
عرش پر ہے مکاں تیرا
زمین و آسماں تیرا
یہ ہے سارا احساں تیرا
میں کیا بے خانماں دیدوں
گلوں میں رنگ و بو تیرا
تجمل سو بسو تیرا
ہے چرچا کو بکو تیرا۔
تجھے کون و مکاں دیدوں۔

سنو فرمان عیسے کا ؏
وہ یوں عاصی سے ہے کہتا
ابھی تو میرے پاس آجا
تو گلزار جناں دیدوں۔
گناہوں سے چھڑا دوں گا
خداوند سے ملا دوں گا۔
ہلاکت سے بچا دوں گا۔
حیات جاوداں دیدوں
نثار میں پسر مریم کی۔

خریداران نورافشاں کو مژدہ!

ناظرین نورافشاں کو واضح ہو کہ اگر ہر ایک پرانا خریدار اپنے چندے کے ہمراہ ایک نئے خریدار کا چندہ پیشگی ادا کر دے تو اس کو سال بھر کے واسطے اخبار ۱۲؍ روپیہ میں ملیگا۔ اگر دو نئے خریداروں کا چندہ پیشگی ادا کرا دے تو اخبار عہ میں سال بھر تک ملیگا۔ غرضیکہ پانچ نئے خریداروں کا چندہ پیشگی ادا کرانے پر اخبار سال بھر تک مفت مدہ ہوگا۔
یہ رعایت ۳۱ دسمبر ١٩١٦ء تک منظور کی گئی ہے۔

ایڈیٹر و مینیجر نورافشاں
لودھیانہ۔ پنجاب

غزل خواں نے یہی چاہی
میں اس کو ساری دنیا کی
مبارکبادیاں دے دوں
محمد اقیم خان

ضرورت ؏

پشاور کے زنانہ مشن ہسپتال کے لئے ایک زنانہ ڈسپنسر یا اسسٹنٹ سرجن کی ضرورت ہے۔ معہ نقول سندات ڈاکٹر انچارج زنانہ مشن ہسپتال پشاور کے نام پر درخواست کریں۔

اشتہار

واضح ہو کہ ایک لڑکا بنام گلبرٹ نتھانی ایل میرا کیش بکس (Cash Box) جاپانی تاہوا۔ جس میں قریباً سو روپیہ نقد و نوٹ ایک سونے کی انگوٹھی چار نگ والی۔ چار گھڑی کی سی کتابیں۔ ایک نقرئی تمغہ جس پر علی چند جوزف ڈومر کا نام ہے۔ چرا کر فرار ہو گیا ہے۔ اگر کسی کو ملے تو مہربانی سے اس کی اطلاع پتہ ذیل پر بھیجدیں۔ حلیہ اس کا۔ چہرہ موٹا چوڑا۔ ناک چپٹی۔ کالا رنگ۔ پست قد۔ عمر تخمیناً ۱۲ یا ۱۴ سال۔ لنگڑا کے چلتا ہے۔ ملکتہ سے کا بھاگا ہوا ہے۔ الراقم
ڈاکٹر جاشوا سپرنٹنڈنٹ دہلی۔

تائید غیبی ؏

یہ اردو زبان کا سب سے عمدہ ناول ہے۔ اس کو ضرور پڑھئے۔ اخلاقی معاشرتی امور خوبی کیساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ پلاٹ بہت عمدہ اور زبان نہایت پاکیزہ ہے۔ یہ وہ ناول ہے جس کو بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ حجم ۱۲۰ صفحہ سائز ۲۰×۲۶ لکھائی چھپائی کاغذ نفیس قیمت ۸ خرچ ڈاک بذمہ خریدار المشتہر منیجر وکٹوریہ ہال چوک لکھنو

ہر قسم کا کپڑا منگوائیے۔

لودیانہ کا لٹھہ مع گلٹ لیکر لوئر ٹوپیہ تک جو بسنے جاغانہ فی ۴ ؍ ۲ روپے گز ولایتی سوتی سے ۴ ؍ پھیرو رنگ پکا مضبوط و عمدہ پہنانے کے لائق نئی سے عمدہ تاگیز جہاں عرصہ سے شہر تجن۔ علاوہ جس چیز کی ضرورت ہو قیمت دریافت فرمائیے۔
المشتہر نتھانی ایل اینڈ سنز لودیانہ مشن کمپونڈ



دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ آنہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ۸؍ ۲؎
غیر ممالک سے ۶؍ ۲؎
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	عہ	صہ	عہ
چوتھائی کالم	صہ	عہ	للعہ
نصف کالم	عہ	للعہ	رعہ
پورا کالم	للعہ	رعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	ما

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۱ ایک پیسہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

اطلاع ضروری۔ نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور کاغذ کے صرف ایک طرف لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاسکتے۔ (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جاسکتا (۴) جو نامہ نگار مہینہ بھر کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا۔ بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر بھیج دیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر نیچے اور بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے۔ مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے۔ ایڈیٹر

پادری ای ایم ویری صاحب بی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کیلئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلڈ پادری چھپا